قادیانیوں کے عبرتناک انجام

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوّت

ننکانہ صاحب ضلع شیخوپورہ فون 2329

عقیدۂ ختم نبوت سے انکار ——— اللہ تعالیٰ پر بہتان طرازی

عقیدۂ ختم نبوت سے انکار ——— کتاب اللہ کی تکذیب

عقیدۂ ختم نبوت سے انکار ——— وحی الٰہی پر عدم اعتماد

عقیدۂ ختم نبوت سے انکار ——— جناب خاتم النبیین محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کو جھٹلانا

عقیدۂ ختم نبوت سے انکار ——— احادیث رسولؐ سے بغاوت

عقیدۂ ختم نبوت سے انکار ——— انبیائے سابقین پر کذب و افتراء باندھنا

عقیدۂ ختم نبوت سے انکار ——— پہلی الہامی کتابوں پر ایمان لانے سے فرار

عقیدۂ ختم نبوت سے انکار ——— صحابہ کرامؓ کی مقدس ہستیوں کو خائن کہنا

عقیدۂ ختم نبوت سے انکار ——— ملت اسلامیہ کی وحدت پر ضرب کاری لگا کر اسے ٹکڑیوں میں بانٹنے کی سازش

عقیدۂ ختم نبوت سے انکار ——— نئی نبوت کا اجراء

عقیدۂ ختم نبوت سے انکار ——— نئے دین اور نئی شریعت کی تشکیل کرنا

عقیدۂ ختم نبوت سے انکار ——— نئی امت کی بنیاد رکھنا

مندرجہ بالا حقائق سے آپ اندازہ لگائیں کہ منکر ختم نبوت کتنا بڑا مجرم ہے۔ باغی ختم نبوت کس کس طرح دین اسلام کی رفیع الشان عمارت کی اینٹ سے اینٹ بجا کر اسے کھنڈرات میں بدل دینا چاہتا ہے۔ ہندوستان میں سب سے بڑا باغی ختم نبوت اور مدعی نبوت مرزا قادیانی تھا' جس نے ایک گہری انگریزی سازش کے تحت دعویٰ نبوت کیا۔ وہ کس طرح تاج و تخت ختم نبوت پر حملہ آور ہوا اور کس طرح مسلمانوں کے شجر وحدت کے تنے پر ارتداد کے کلہاڑے چلاتا رہا' یہ ایک کربناک اور خوفناک داستان ہے۔ یہاں ہم صرف مرزا قادیانی اور اس کی امت رذیلہ کے چند افراد کے چند واقعات رقم کر رہے ہیں' جن کے لفظ لفظ سے عبرت کا دریا بہتا ہے۔ میری خواہش ہے کہ عبرت کے یہ چند واقعات قادیانی حضرات تک بھی پہنچ جائیں اور شاید

خوف خدا کی تھرتھراہٹ سے کسی کے دل پر لگا کفر کا قفل ٹوٹ جائے اور یہ واقعات اس کی ہدایت اور میری نجات کا سامان بن جائیں۔ (آمین۔ ثم آمین)

جنازہ اور مکھیاں ❣ میرے ایک دوست محمد صفدر بھٹی کے تایا ایک قادیانی مربی کی صحبت میں بیٹھنے کی وجہ سے قادیانیت کی طرف مائل ہونا شروع ہو گئے۔ قادیانی کتابوں کا مطالعہ کرنا شروع کر دیا۔ ایک رات وہ مرزا قادیانی کی ایک کتاب پڑھتے پڑھتے سو گئے۔ اسی رات انہیں خواب آیا کہ رات کا گھٹا ٹوپ اندھیرا ہے اور وہ ایک سنسان جنگل میں کھڑے ہیں کہ اچانک انہوں نے دیکھا کہ ان کے بالکل قریب سے ایک جنازہ گزر رہا ہے۔ جنازے کے ساتھ صرف چار آدمی ہیں جنہوں نے چارپائی کے ایک ایک پائے کو اٹھا رکھا ہے۔ چاروں آدمیوں نے چہروں پر سیاہ نقاب اوڑھے ہوئے ہیں۔ میت پر کوئی چادر نہیں۔ لاکھوں مکھیاں میت پر بھنبھنا رہی ہیں۔ میت سے انتہائی غلیظ مادہ ٹپک رہا ہے' جس سے ناقابل برداشت بو اٹھ رہی ہے۔ انہوں نے بڑی ہمت سے جنازہ اٹھائے ہوئے ایک شخص سے پوچھا کہ یہ کس کا جنازہ جا رہا ہے؟ اس شخص نے بڑے درشت لہجے میں جواب دیا کہ یہ مرزا قادیانی کا جنازہ ہے۔ صفدر بھٹی صاحب کہتے ہیں کہ صبح اٹھتے ہی تایا جی زار و قطار رونے لگے۔ سارے گھر والے یکدم اکٹھے ہوگئے۔ تایا جی کو سنبھالا اور ماجرا پوچھا۔ انہوں نے کانپتے کانپتے سارا خواب سنا دیا۔ پھر تایا جی نے سارے اہل خانہ کو مخاطب کر کے کہا کہ تم سب گواہ رہنا کہ میں تائب ہوگیا ہوں اور مرزا قادیانی دجال پہ کروڑوں لعنتیں بھیجتا ہوں۔

کتے ❣ مولانا عتیق الرحمٰن چنیوٹی مرحوم پہلے قادیانی تھے' بعد میں اللہ کے فضل سے مسلمان ہوگئے۔ مولانا مرحوم اپنے مسلمان ہونے کا واقعہ یوں سنایا کرتے تھے:

"ایک رات میں نے خواب دیکھا کہ میں قادیان میں مرزا قادیانی کے گھر سے چوک کی طرف آ رہا ہوں۔ چوک میں میں نے دیکھا کہ بہت سے لوگ ایک دائرے کی

صورت میں اس طرح کھڑے ہیں کہ گویا کسی مداری کا تماشا دیکھ رہے ہوں۔ ان لوگوں کے درمیان میں کچھ لوگ کھڑے ہیں' جن کے دھڑ تو انسانوں جیسے ہیں لیکن منہ کتوں جیسے ہیں اور وہ آسمان کی طرف منہ اٹھا کر چیخ چیخ کر رو رہے ہیں۔ مجمع کے تمام لوگ انہیں بڑی حیرانی سے دیکھ رہے ہیں۔ میں نے ایک شخص کا کندھا ہلا کر اس سے پوچھا کہ یہ لوگ کون ہیں؟ اس نے جواب دیا کہ یہ مرزا قادیانی کے مرید ہیں۔ پھر میں خواب سے بیدار ہوگیا۔ خوف کے مارے میرا جسم پسینے سے شرابور تھا۔ میں نے فوراً توبہ کی اور اعلاناً" مسلمان ہوگیا"۔

قبر پھٹ گئی ❣ ڈیرہ غازی خان کے قصبہ اللہ آباد میں ایک منہ پھٹ اور انتہائی بدزبان قادیانی ماسٹر رہتا تھا۔ اس شاطر کو جہاں موقعہ ملتا' وہ قادیانیت کی تبلیغ کرتا اور ختم نبوت کے بارے میں بک بک کرتا۔ ایک دن وہ اسی طرح بک بک کرتا مر گیا۔ قادیانیوں نے اسے مسلمانوں کے مقامی قبرستان میں دفن کرنے کا خفیہ پروگرام بنایا۔ لیکن کسی ذریعہ سے یہ خبر مسلمانوں تک پہنچ گئی اور مسلمانوں نے اپنے قبرستان میں اس ملعون کی تدفین نہ ہونے کا بندوبست کر لیا اور علاقہ پولیس کو بھی اطلاع کر دی۔ قادیانی خوفزدہ ہوگئے اور انہوں نے مجبوراً اس کو اس کی اپنی زمین میں دفن کر دیا۔ تدفین کے بعد قبر میں زبردست آگ لگ گئی اور یہ کیفیت تین دن تک مقامی لوگ دیکھتے رہے۔ آخر قبر پھٹ گئی اور وہاں ایک بہت بڑا گڑھا بن گیا۔ لوگ دور دور سے اس عبرت گاہ کو دیکھنے آتے۔ قادیانیوں نے اپنی بے عزتی ہوتے دیکھ کر پتھروں سے اس گڑھے کو بھروا دیا اور اس کے اوپر قبر کا پختہ چبوترہ قائم کر دیا لیکن بدبختوں نے اس ہولناک واقعہ سے کوئی عبرت حاصل نہ کی۔

دیکھو گے برا حال محمدؐ کے عدو کا
منہ پر ہی گرا جس نے چاند پہ تھوکا

جرمنی میں پاکستان سے گئی ہوئی ایک تبلیغی جماعت اپنے تبلیغی گشت میں مصروف تھی۔ شام ہونے کو تھی۔ جماعت نے مغرب کی نماز راستے میں آنے والی ایک مسجد میں پڑھی اور رات وہیں بسر کرنے کا ارادہ کیا۔ عشاء کی نماز ادا کرنے کے بعد مسجد کے امام سے جماعت کی گفتگو ہوئی اور امام مسجد سے وقت کا مطالبہ کیا۔ امام مسجد نے جماعت کے ساتھ تین دن چلنے کا وعدہ کیا۔ صبح ہوئی تو پتہ چلا کہ مذکورہ مسجد تو قادیانی عبادت گاہ ہے اور امام مسجد اس علاقے کی قادیانی جماعت کا سربراہ ہے۔

جب امام مسجد کو اس بات کا پتہ چلا تو اس نے جماعت کے امیر سے کہا کہ اگرچہ میں قادیانی ہوں لیکن میں دین کی باتیں سیکھنے کے لیے آپ کے ساتھ چلوں گا۔ چنانچہ وہ جماعت کے ساتھ تین دن کے لیے اسی وقت روانہ ہوگیا۔ اسے گھر سے نکلے یہ پہلی رات تھی کہ اسے خواب آیا۔ خواب میں اس نے دیکھا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہیں اور ساتھ حضرت ابوبکر صدیقؓ اور حضرت عمر فاروقؓ بھی بیٹھے ہوئے ہیں اور کچھ فاصلے پر ایک خنزیر زنجیر سے بندھا ہوا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس قادیانی سے مخاطب ہو کر کہتے ہیں:

"تم اس خنزیر کے پاس تو جاتے ہو' ہمارے پاس کیوں نہیں آتے؟"

خواب نے اسے ہلا کر رکھ دیا لیکن اس نے کسی سے ذکر نہ کیا۔ اگلی رات سویا تو پھر یہی خواب دیکھا لیکن اس نے خواب کی بابت کسی سے کوئی بات نہ کی۔ تیسری رات اس نے پھر خواب دیکھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اسے غصہ اور ناراضگی سے کہہ رہے ہیں:

"تم خنزیر کے پاس تو جاتے ہو لیکن ہمارے پاس کیوں نہیں آتے"۔

رات بھر وہ چین سے سو نہ سکا۔ صبح ہوئی تو وہ سر جھکائے جماعت کے امیر کی خدمت میں حاضر ہوا۔ ماتھے پہ ندامت کا پسینہ تھا اور آنکھوں سے آنسوؤں کی جھڑی لگی ہوئی تھی۔ وہ امیر صاحب سے کہنے لگا:

"امیر صاحب! مجھے کلمہ پڑھائیے اور مسلمان کیجیے"۔

امیر صاحب خوشی سے اچھل پڑے اور اس سے پوچھا کہ اسے اس بات کی تحریک کیسے ہوئی۔ جواباً" اس نے اپنا خواب سنایا۔ سب پہ کیف و مستی کی کیفیت طاری ہوگئی اور مبارک مبارک کی صدائیں بلند ہونے لگیں۔ وہ نومسلم ہاتھ باندھ کے جماعت کے امیر صاحب سے درخواست کرنے لگا کہ میں اپنے گھر میں آپ کی دعوت کرنا چاہتا ہوں۔ امیر صاحب نے ساتھیوں سے مشورہ کے بعد اس کی دلجوئی کے لیے دعوت قبول کر لی۔ جب جماعت اس کے گھر پہنچی تو انہیں سخت حیرانی ہوئی کہ اس کا بہت بڑا ڈرائنگ روم قادیانیوں سے بھرا ہوا تھا۔ نومسلم جماعت کے امیر صاحب سے کہنے لگا:

"میں نے اپنا مبارک خواب ان سب کو سنایا تھا اور اب یہ سب کلمہ پڑھ کر مسلمان ہونا چاہتے ہیں"۔

تبلیغی جماعت اللہ کا شکر ادا کر رہی تھی اور ہر سابق قادیانی بھی اسلام قبول کر کے اللہ کا شکر ادا کر رہا تھا۔

(نوٹ) راقم کو یہ واقعہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ مولانا عبداللطیف ایثار صاحب نے سنایا اور انہیں یہ واقعہ مسلم کالونی ربوہ کی مسجد میں ٹھہری ہوئی تبلیغی جماعت کے ایک شخص نے سنایا' جو جرمنی گئی ہوئی جماعت میں شامل تھا۔

مردے کا منہ قبلہ سے پھر گیا ❣ آدمی کوٹ ضلع خوشاب کے نزدیک امام الدین نامی ایک قادیانی رہتا تھا۔ جب 1974ء کی طوفانی تحریک ختم نبوت اٹھی تو مسلمانوں کے غیظ و غضب کو دیکھتے ہوئے امام الدین قادیانی نے قادیانیت سے تائب ہو کر اسلام قبول کر لیا۔ مسلمانوں نے اس کے اسلام قبول کرنے پر بڑی خوشی کا اظہار کیا۔ امام الدین مساجد میں نماز پڑھنے لگا۔ مسلمانوں کی شادی غمی میں شرکت کرنے لگا۔ لیکن وہ منافق اندر ہی اندر قادیانیوں سے رابطے رکھتا اور انہیں مسلمانوں کی ساری خبروں سے آگاہ کرتا۔ لیکن مسلمانوں کو اس جاسوس کا پتہ نہ چلتا۔ ایک دن امام

الدین قادیانی بیمار ہوا اور چل بسا۔ مسلمانوں نے اسے غسل دیا' کفن پہنایا' نماز جنازہ پڑھائی' لحد تک ساتھ گئے۔ جب اسے قبر میں لٹایا گیا تو ایک مولوی صاحب قبر میں اترے اور انہوں نے اس کا چہرہ مخالف سمت سے قبلہ رخ کر دیا۔ ایک زوردار جھٹکا لگا اور مردے کا منہ دوسری طرف ہوگیا۔ مولوی صاحب نے سمجھا کہ شاید میرا پاؤں لگ گیا ہے۔ انہوں نے دوبارہ اس کا منہ قبلہ رخ کیا' لیکن پھر ایک جھٹکا لگا اور منہ دوسری طرف ہوگیا۔ مولوی صاحب کہتے ہیں: جب تیسری دفعہ بھی اس کا چہرہ قبلہ کی طرف سے ہٹ گیا تو میرے دل میں یہ القاء ہوگیا کہ یہ شخص قادیانی ہے اور اس نے صرف مسلمانوں کو دھوکہ دیتے ہوئے اسلام قبول کرنے کا ڈرامہ رچایا تھا۔ سارے حاضرین اس واقعہ کو دیکھ کر خوفزدہ ہوگئے اور جلدی جلدی قبر پر مٹی ڈال کر اپنے گھروں کو بھاگ گئے۔

مرقد کی وحشت بتا رہی ہے
مدفن ہے یہ کسی گستاخ رسول ﷺ کا

کالا ناگ ❣ بھکر کے عمرالدین سائی کہتے ہیں کہ میرے پاس ایک قادیانی آیا اور مجھے قادیانیت کی تبلیغ کرنے لگا۔ مرزا قادیانی کو نبی اور قادیانیت کو مذہب حق ثابت کرنے لگا۔ میں اپنی علمی بساط کے مطابق اسے جواب دیتا رہا۔ ڈیڑھ دو گھنٹے بحث کرنے کے بعد وہ چلا گیا۔ میں نے اس واقعہ کا ذکر مولانا محمد نواز صاحب سے کیا۔ انہوں نے بڑی تفصیل کے ساتھ مجھے قادیانیوں کے کفریہ عقائد کے متعلق بتایا اور مرزا قادیانی و مذہب قادیانیت کی سیاہ تاریخ سے آگاہ کیا۔ اس واقعہ کو تقریباً ایک ہفتہ گزرا تھا کہ ایک دن میرے گھر کے دروازے پر دستک ہوئی۔ میں نے دروازہ کھولا تو دیکھا کہ وہی ملعون قادیانی کھڑا ہے۔ اس کے ہاتھوں میں قادیانی کتابوں کا ایک بنڈل تھا۔ اس نے کتابیں میری طرف بڑھاتے ہوئے کہا کہ ان کتابوں کا مطالعہ کرو' تمہیں بہت فائدہ ہوگا۔ میں نے اس سے کہا کہ میں ان کتابوں کو اپنے گھر نہیں رکھ سکتا۔

اگر میری بیوی یا میرے والدین کو ان کی بابت پتہ چل گیا تو وہ مجھے گھر سے نکال دیں گے اور پورا خاندان میرا بائیکاٹ کر دے گا۔ اس پر وہ مجھے کہنے لگا کہ تم فکر نہ کرو' میری جوان بھتیجی ہے' میں اس کے ساتھ تمہاری شادی کر دوں گا اور میں اپنی زمین بھی تیرے نام کر دوں گا۔ میں نے اسے ڈانٹتے ہوئے کہا کہ بے غیرت! تو زن اور زر کے عوض میرا ایمان خریدنا چاہتا ہے۔ میری نظروں سے دور ہو جا۔ میرا گرجتا جواب سن کر وہ منہ میں بڑبڑاتا ہوا دفع ہوگیا۔ اسی رات مجھے خواب آیا کہ ایک بہت بڑا کالا ناگ میرے پیچھے بھاگ رہا ہے۔ میں جس طرف بھاگتا ہوں' وہ بڑی سرعت کے ساتھ میرے پیچھے بھاگتا ہے۔ بھاگ بھاگ کر میرا سانس پھول جاتا ہے اور میں پسینے میں شرابور ہو جاتا ہوں۔ اچانک میری نظر مولانا محمد نواز پر پڑتی ہے۔ میں لپک کر ان تک پہنچ جاتا ہوں اور ان سے لپٹ کر ان سے استدعا کرتا ہوں کہ مجھے اس ناگ سے بچائیں۔ اس افراتفری میں میری آنکھ کھل جاتی ہے۔ دیکھا تو پسینے میں نہایا ہوا تھا۔ دل اتنی تیزی سے دھک دھک کر رہا تھا گویا سینے سے ابھی باہر نکلا۔ حواس درست ہونے پر میں نے اپنے ایک دوست کے ذریعے اس قادیانی کو پیغام بھجوایا کہ اگر آئندہ مجھ سے ملاقات کی کوشش کی تو مجھ سے برا کوئی نہ ہوگا۔ یوں ایک خواب کے ذریعے اللہ پاک نے میری رہنمائی فرمائی۔

توکل شاہ سے درخواست دعا ❤ مولوی محبوب عالم صحیفہ محبوب میں لکھتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے خواجہ توکل شاہ انبالوی سے عرض کیا کہ میں تو مرزا قادیانی کو برا جانتا ہوں' آپ کے نزدیک وہ شخص کیسا ہے؟ ان دنوں مرزا صاحب کا دعویٰ مجددیت و مہدویت سے متجاوز نہ ہوا تھا۔ خواجہ صاحب نے فرمایا کہ ایک دفعہ میں نے دیکھا کہ گویا کوتوال کی حیثیت سے شہر لاہور کا گشت کر رہا ہوں۔ ایک مقام پر مرزا غلام احمد کو دیکھا کہ کانٹوں اور گندگی میں پڑا ہے۔ میں نے اس کے ہاتھ کو جنبش دی اور ڈانٹ کر کہا۔ تیرے پاس مجددیت اور مہدویت کا کیا ثبوت ہے؟ وہ سخت اداس

اور غمزدہ دکھائی دیتا تھا۔ میرے سوال کا کچھ جواب نہ دے سکا۔ معلوم ہوتا ہے کہ اس نے کوئی عمل کیا تھا' مگر پھر کسی بدپرہیزی کے باعث اس عمل سے گر گیا۔ مولوی محبوب عالم لکھتے ہیں کہ یہ تو میرا اپنا مشاہدہ ہے کہ اس کے اکثر خط خواجہ توکل شاہ کی خدمت میں آیا کرتے تھے' جن کا یہ مضمون ہوتا تھا کہ "حضور میرے حق میں دعا فرمائیں"۔ خط کے سنتے ہی خواجہ صاحب کے چہرہ پر غصہ کے مارے شکن پڑ جاتے تھے' مگر ضبط کر کے خاموش ہو جاتے تھے۔

("رئیس قادیان" جلد دوئم' ص ۱۹)

شاہ عبدالرحیم صاحب سہارنپوری" ❤ شاہ عبدالرحیم صاحب سہارنپوری" سے علماء لدھیانہ کی ملاقات ہوئی۔ شاہ صاحب نے فرمایا کہ میں نے قادیانی کے متعلق استخارہ کیا تھا۔ میں نے دیکھا کہ یہ شخص بھینسے پر اس طرح سوار ہے کہ منہ دم کی طرف ہے۔ جب غور سے دیکھا تو اس کے گلے میں زنار نظر آیا' جس سے اس شخص کا بے دین ہونا ظاہر ہے۔

(فتاویٰ قادریہ)

جب ایک قادیانی کی قبر کھولی گئی ❤ کوٹ قیصرانی' تحصیل تونسہ' ضلع ڈیرہ غازی خان میں ایک امیر مند نامی قادیانی مر گیا۔ اس مردود کو قادیانیوں نے مسلمانوں کی مسجد کے صحن میں دفن کر دیا۔ مقامی مسلمان اس حادثہ سے چیخ اٹھے۔ ان غریبوں کی احتجاجی آواز کو با اثر قادیانیوں نے دبانے کی کوشش کی۔ مسلمانوں کی پکار پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ان کی مدد کے لیے بجلی کی سرعت سے پہنچی۔ خانقاہ تونسہ کے چشم و چراغ خواجہ مناف صاحب بھی عشق رسولؐ کے ہتھیار سے مسلح ہو کر خم ٹھونک کر میدان میں آ گئے۔ جلوس نکالے گئے' کانفرنسیں ہوئیں اور حکومتی حکام سے مطالبہ کیا کہ قادیانی مردے کو مسجد سے نکالا جائے۔ حکومت نے ٹال مٹول کے ہتھیاروں سے

کام لیا' لیکن عوام کے طوفانی احتجاج کے سامنے حکومت بے بس ہوگئی اور اسے مسلمانوں کا مطالبہ تسلیم کرنا ہی پڑا۔ چوہڑوں کے ذریعے مردود کی قبر کشائی کی گئی۔ جونہی قبر کھلی' بدبو کے طوفان اٹھ کھڑے ہوئے۔ اس شدت کی بو کہ لوگوں کے سر چکرا گئے اور آنکھوں سے پانی نکل گیا۔ لوگوں میں بھگدڑ مچ گئی۔ غلیظ اور کٹا پھٹا لاشہ باہر نکلا تو مارے خوف کے چوہڑے بھی کانپ گئے۔ لاش قادیانیوں کے حوالے کر دی گئی' جنہوں نے چوہڑوں کے ذریعے ہی اسے اپنے گھر کے صحن میں دفن کر دیا۔ لیکن چند دنوں میں گھر میں ایسا تعفن پھیلا کہ گھر میں رہنا مشکل ہوگیا۔ آخر قادیانیوں نے تنگ آکر اسے وہاں سے اکھیڑ کر اپنے کھیتوں میں دفن کر دیا۔ چشم دید گواہ کہتے ہیں کہ جب دوسری مرتبہ قادیانی کی لاش کو نکالا گیا تو اس کی بدبو کئی میل دور تک گئی اور لوگ کئی دنوں تک اس بدبو کو محسوس کرتے رہے۔ اس عبرتناک واقعہ کو دیکھ کر کئی قادیانی مسلمان ہوگئے' جن میں سے کچھ مردے کے خاندان میں سے بھی تھے۔

ظاہر کی آنکھ سے نہ تماشا کرے کوئی
ہو دیکھنا تو دیدۂ دل وا کرے کوئی

مرزا قادیانی کو چوہڑے کی شکل میں دیکھا ● مجوکہ ضلع خوشاب کے جناب ظفر اقبال صاحب کہتے ہیں کہ میں آٹھویں جماعت میں پڑھتا تھا۔ ہمارے گھر کے قریب ہی ایک قادیانی مبلغ غلام رسول رہتا تھا۔ ایک دن اس نے مجھے قادیانیت کی دعوت دی اور پڑھنے کے لیے قادیانی لٹریچر بھی دیا۔ میری عمر بھی پختہ نہ تھی اور مذہبی تعلیم بھی واجبی سی تھی۔ اس کی دجالی گفتگو سننے اور گمراہ کن لٹریچر پڑھنے کے بعد شیطان نے میرے دل میں وسوسہ پیدا کر دیا کہ کہیں قادیانی جماعت سچی ہی نہ ہو۔ عشاء کی نماز پڑھ کر بستر پر لیٹے یہی سوچتے سوچتے سو گیا۔ رات میں نے خواب میں مرزا قادیانی کو انتہائی غلیظ اور کریہہ الصورت چوہڑے کی شکل میں دیکھا۔ صبح بیدار ہوا تو زبان پر استغفار کے جملے جاری تھے۔ اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ادا کیا اور قادیانی مبلغ

کے گھر جا کر اس کا لٹریچر اس کے منہ پہ دے مارا۔

سر ظفر اللہ کا ہولناک انجام ❦ فتنہ قادیانیت کا پوپ سر ظفر اللہ بستر مرگ پر بے ہوش پڑا ہے۔۔۔۔ کبھی کبھی معمولی سی آنکھیں کھول کر اپنے اردگرد کھڑے لوگوں کو ہلکی سی نظر دیکھ لیتا ہے۔۔۔۔ کھانے پینے سے عاجز ہے۔۔۔۔ غذائی ضروریات پوری کرنے کے لیے گلوکوز کی بوتلیں چڑھا رکھی ہیں۔۔۔۔ لیکن گلوکوز کا پانی پیلے رنگ کا محلول بن کر منہ کے راستے باہر نکل جاتا ہے اور اس پیلے رنگ کے محلول سے پاخانے جیسی بدبو اٹھ رہی ہے۔۔۔۔ ڈاکٹر ٹشو پیپر سے بار بار اس غلاظت کو صاف کر رہے ہیں لیکن غلاظت رکنے کا نام نہیں لیتی۔۔۔۔ سر ظفر اللہ بستر پر پیشاب کر رہا ہے۔۔۔۔ کمرے میں اس شدت کی بدبو ہے کہ ٹھہرنا مشکل ہے۔۔۔۔ بدبو اور دیگر حفاظتی تدابیر کو مدنظر رکھتے ہوئے قادیانی ڈاکٹروں نے اپنے منہ پر ماسک چڑھا رکھے ہیں۔۔۔۔ عام ملاقات پر سخت پابندی ہے کیونکہ سر ظفر اللہ کا یہ ہولناک انجام دیکھ کر کوئی بھی قادیانی، قادیانیت سے تائب ہو سکتا ہے۔۔۔۔ اسی حالت میں ظفر اللہ ایڑیاں رگڑ رگڑ کر مر جاتا ہے۔۔۔۔ لیکن مرنے کے بعد بھی اس کے منہ سے غلاظت جاری رہتی ہے۔۔۔۔ جس سے بچنے کے لیے قادیانی ڈاکٹر اس کا منہ کھول کر گلے میں روئی کا گولہ ٹھونس دیتے ہیں۔۔۔۔ لیکن خدائی عذاب اس گولے سے کہاں رکتا ہے!!!

روشنی مل گئی ❦ سرحد کے نامور عالم دین دارالعلوم پشاور صدر کے شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد حسن جان صاحب فرماتے ہیں:

"ایک مرتبہ تبلیغی جماعت کا ایک وفد غلطی سے قادیانیوں کے مرزائے میں چلا گیا۔ قادیانیوں نے جب تبلیغی جماعت کو دیکھا تو انہیں وہاں سے نکال دیا، جس پر جماعت کے امیر نے قادیانیوں سے کہا کہ ہم آپ کو بالکل دعوت نہیں دیتے، مگر آپ لوگ ہمیں یہاں صرف تین دن قیام کرنے کی اجازت دے دیں۔ ہم اپنی نمازیں

پڑھیں گے اور تمہارے کسی کام میں مخل نہ ہوں گے' جس پر قادیانیوں نے اجازت دے دی۔ جب تین دن ہوگئے تو جماعت کے امیر نے اللہ کے حضور گڑگڑانا شروع کیا کہ اے اللہ! ہم سے وہ کون سا گناہ ہوگیا کہ ہمیں یہاں بیٹھے تین دن ہوچکے ہیں' ایک آدمی بھی ہمارے ساتھ تبلیغ میں جانے کے لیے تیار نہ ہوا۔ ابھی وہ مصروف دعا تھے کہ ایک شخص آیا' جو قادیانی جماعت کا امیر تھا۔ اس نے جب امیر صاحب کو روتے دیکھا تو پوچھا کہ آپ رو کیوں رہے ہیں؟ جناب امیر صاحب نے فرمایا کہ ہم اللہ کے راستے میں اس کے سچے دین کی تبلیغ کے لیے تین دن سے یہاں قیام پذیر ہیں لیکن کوئی ایک شخص بھی ہمارے ساتھ جانے کے لیے تیار نہ ہوا۔ جس پر اس قادیانی نے کہا کہ یہ تو معمولی بات ہے' میں تین دن کے لیے آپ کے ساتھ جاتا ہوں لیکن میری ایک شرط ہے کہ آپ مجھے کسی قسم کی دعوت نہ دیں گے۔ چنانچہ معاہدہ ہوگیا اور وہ قادیانی ان کے ساتھ روانہ ہوگیا۔ تیسری رات اس نے ایک خواب دیکھا۔ جب صبح ہوئی تو اس قادیانی نے جماعت کے امیر صاحب سے کہا کہ آپ مجھے کلمہ پڑھائیں اور مسلمان بنائیں۔ جس پر امیر جماعت نے کہا کہ ہم معاہدے کے پابند ہیں' آپ کو کلمہ پڑھنے پر مجبور نہیں کرسکتے' مگر آپ یہ بتائیں کہ یہ تبدیلی کیوں آئی؟ اس نے کہا کہ میں نے خواب میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔ آپؐ نے ایک کتے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ تم میرے عاشقوں کے ساتھ پھرتے ہو اور اس کتے کو بھی مانتے ہو۔ وہ کتا مرزا قادیانی تھا' جس پر امیر جماعت نے اسے کلمہ پڑھایا اور سینے سے لگایا۔ جب اس شخص نے واپس اپنے گاؤں جاکر یہ واقعہ کچھ اور قادیانیوں کو سنایا تو وہ بھی مسلمان ہوئے۔ یہ واقعہ مولانا حسن جان نے حضرت مولانا قاری محمد طیب سے سنا۔

قبر میں زلزلہ ❦ بھارت کے صوبہ بہار کے حکیم محمد حسین نے خواب دیکھا کہ مرزا قادیانی کی قبر میں تدفین ہوگئی ہے۔ لوگ [illegible] روں کو چل رہے ہیں۔ قبر

میں سخت اندھیرا اور خوف ہے۔ اللہ کے فرشتے سوال جواب کے لیے آ پہنچے ہیں۔ مرزا قادیانی سخت گھبرایا ہوا ہے اور تھر تھر کانپ رہا ہے۔ اللہ کے فرشتے اس سے سوال کر رہے ہیں اور جواب میں وہ اول فول بک رہا ہے۔ قبر میں قریب ہی شیطان کھڑا ہے۔ وہ مرزا قادیانی کو کہہ رہا ہے کہ اے مرزا قادیانی! تو میرا بہترین ساتھی تھا۔ تو نے میرے مشن کے لیے بہت کام کیا۔ شب و روز محنت کر کے لوگوں کو گمراہ کیا۔ مجھے تیری موت کا بہت دکھ ہوا لیکن آج اس مشکل میں میں تیرے کسی کام نہیں آ سکتا۔ یہ عذاب تو اب تجھے سہنا ہی پڑے گا۔ یہ کہا اور شیطان غائب ہوگیا اور اس کے ساتھ ہی مرزا قادیانی سخت ترین عذاب میں مبتلا ہوگیا اور اس کی چیخوں سے قبر میں ایک زلزلہ بپا ہوگیا۔

آتش فشاں ہے زمین ایسی جگہوں سے کہ جہاں
لقمہ خاک ہوئے زہر اگلنے والے!

قادیانیت سے رہائی ❤ بھارت کے سید عبدالغفار کہتے ہیں کہ میں قادیانیوں کے ہاں ملازمت کرتا تھا۔ ان کی صحبت اور تبلیغ کی وجہ سے میں بھی قادیانی ہوگیا۔ مجھے قادیانی ہوئے ابھی تھوڑی ہی مدت گزری تھی کہ ایک رات مجھے خواب میں ایک بزرگ نظر آئے۔ انہوں نے مجھے کہا کہ مرزا قادیانی دجال اور کذاب تھا' تو قادیانی بن کر کیوں اپنی عاقبت خراب کر رہا ہے۔ سید عبدالغفار کہتے ہیں کہ میں نے اپنا یہ خواب قادیانیوں کو سنایا۔ قادیانی میرا خواب سن کر بجائے پریشان ہونے کے' بہت خوش ہوئے اور مجھے کہنے لگے کہ تم کتنے خوش قسمت ہو کہ تمہیں قادیانی ہوتے ہی بزرگوں کی زیارتیں ہونا شروع ہوگئی ہیں' حالانکہ اس سے قبل تمہیں کبھی زیارت نہ ہوئی تھی۔ میں ان کی تاویل کے پھندے میں پھر گرفتار ہوگیا۔ کچھ دنوں بعد پھر مجھے خواب آیا۔ میں نے ریچھ کی شکل والا ایک شخص دیکھا۔ اس کی کھال جلی اور ادھڑی ہوئی تھی۔ پاؤں میں بھاری زنجیریں ڈلی ہوئی تھیں۔ گلے میں آگ کا سرخ طوق تھا۔ وہ

آدمی، جن کے ہاتھوں میں بڑے مضبوط کوڑے تھے، اسے تڑاخ تڑاخ پیٹ رہے تھے۔ یہ منظر بڑا ہولناک تھا۔ میں نے دیکھا کہ کچھ فاصلے پر وہی بزرگ کھڑے ہیں۔ میں نے ان سے پوچھا کہ یہ شخص کون ہے اور اسے کیوں عذاب دیا جا رہا ہے۔ وہ بزرگ فرمانے لگے کہ یہ شخص مرزا قادیانی ہے اور اگر تم نے اسے نہ چھوڑا تو تمہارا بھی یہی حشر ہوگا۔ نیند سے بیدار ہوا تو پسینے میں شرابور تھا اور تھر تھر کانپ رہا تھا۔ میں نے مولانا محمد علی مونگیروی ؒ کا نام سن رکھا تھا، فوراً ان کے ہاں حاضر ہوا۔ جب وہاں پہنچا تو میں یہ دیکھ کر ششدر رہ گیا کہ خواب میں مجھے نصیحت کرنے والے بزرگ میرے سامنے بیٹھے تھے۔ وہ مولانا محمد علی مونگیروی ؒ تھے۔ فوراً توبہ کی اور ان کے ہاتھ پر بیعت کرکے اسلام میں داخل ہوگیا۔

مرزے کی قبر ❦ جناب سراج الدین صاحب کہتے ہیں کہ میں مرزائی تھا۔ ایک رات خواب میں دیکھا کہ میں قادیاں میں مرزا قادیانی کی قبر پر کھڑا ہوں۔ اچانک مجھے اس کی قبر پر ایک تختی نظر آئی جس پر لکھا تھا فی نار جھنم خالدین ابدا۔ بس یہ تحریر پڑھ کر کانپ اٹھا۔ اس کے ساتھ ہی مرزا کی قبر پر چند اور گدھ کی شکل میں جانور نظر آئے۔ میں بیدار ہوا اور سجدہ میں گر گیا کہ قدرت حق نے میری دستگیری فرمائی اور مسلمان ہوگیا۔

قادیانیت سے توبہ ❦ ایک شخص جیون خان ساکن تلونڈی موسیٰ خان ضلع سیالکوٹ اپنا واقعہ بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ میں شومئی قسمت سے قادیانی ہوگیا۔ ایک رات خواب دیکھا کہ ایک کارواں حج کے لیے مکہ مکرمہ جا رہا ہے۔ میں بھی کارواں میں شامل ہوگیا۔ کارواں بخیریت مکہ مکرمہ پہنچا اور ہم حرم کعبہ میں پہنچ گئے۔ اذان ہوئی۔ ہم سب وضو کرکے نماز کے لیے کعبہ کی طرف منہ کرکے کھڑے ہوگئے۔ اچانک ایک قوی ہیکل انسان نمودار ہوا اور اس نے بڑی قوت سے مجھے گردن سے آ

دبوچا اور میرا منہ موڑ کر دوسری طرف کر دیا۔ بے تحاشا مارنا شروع کر دیا۔ چہرہ لہولہان کر دیا۔ دائیں بائیں کی پسلیاں توڑ دیں۔ میں نے مار کھاتے کھاتے پوچھا کہ یہ مجھے کس جرم کی سزا مل رہی ہے؟ اس نے نہایت گرجدار آواز میں جواب دیا کہ تم مرزائی ہو' تمہارا کعبہ سے کیا تعلق؟ تم مرزے کے گھر کی طرف منہ کرو' تمہارا اللہ سے کوئی تعلق نہیں۔ جیون خان نے خواب میں ہی زور زور سے چلانا شروع کر دیا۔ پورے محلے کے لوگ اکٹھے ہو کر آ گئے۔ مجھے سہارا دیا اور بٹھایا۔ میں سخت خوف کی حالت میں تھا اور مجھ پر کپکپی طاری تھی۔ لوگوں نے مجھ سے پوچھا' کیا ہوا؟ میں نے کہا پہلے میرے جسم کو دباؤ' میرا جوڑ جوڑ درد کر رہا ہے۔ لوگوں نے میرے سارے جسم کو اپنے ہاتھوں میں لے کر دبانا شروع کیا۔ کچھ دیر کے بعد اوسان بحال ہوئے تو میں نے سب کو واقعہ سنایا اور فوری طور پر قادیانیت پر لعنت بھیج کر مسلمان ہوگیا۔

مرزا قادیانی کی قبر پر کتے کا پیشاب ❤ جناب عبدالسلام دہلوی بیان کرتے ہیں کہ مجھے مرزائی بنانے کے لیے قادیانیوں نے ایڑی چوٹی کا زور لگایا لیکن میں ان کے قابو نہ آیا۔ ایک دن بیٹھے بیٹھے میرے دماغ میں سوال اٹھا کہ مجھے قادیان جانا چاہیے۔ میں نے فوراً قادیان کی تیاری شروع کر دی اور اگلے دن قادیان جا پہنچا۔ قادیان میں قادیانی مجھے بڑے تپاک سے ملے۔ مہمان خانہ میں ٹھہرایا گیا اور خوب خاطرمدارت کی گئی۔ مرزا بشیر الدین سے میری ملاقات بھی کرائی گئی۔ سوال و جواب کی نشست بھی جمتی رہی لیکن میرا دل مطمئن نہ ہوا۔ ایک دن عصر کی نماز کے بعد میں سیر کے لیے نکلا۔ اچانک میرے ذہن میں خیال آیا کہ مجھے ان کا بہشتی مقبرہ ضرور دیکھنا چاہیے۔ میں لمبے لمبے قدم اٹھاتا بہشتی مقبرہ میں جا پہنچا۔ بہشتی مقبرہ میں داخل ہوتے ہی میری حیرت کی انتہا نہ رہی کہ وہاں چار پانچ کتے آپس میں کھیل رہے تھے اور ان میں سے ایک کتا ایک قبر پر پیشاب کر رہا تھا۔ میں نے آگے بڑھ کر جب اس قبر کے کتبے کو پڑھا' تو وہ مرزا قادیانی کی قبر تھی۔ میرا دل بول اٹھا کہ یہ قبر کسی مہدی'

مسیح یا نبی کی نہیں ہوسکتی۔ میں استغفار پڑھتا' ڈرتا ڈرتا واپس آ گیا۔ رات قادیان میں ہی گزاری' جو آنکھوں میں بسر کی اور صبح ہوتے ہی اس منحوس بستی سے کوچ کر گیا۔

مرزا قادیانی کو آتش جہنم میں دیکھا ❣ جناب جاوید اختر رضوی صاحب کہتے ہیں کہ ہمارے گاؤں بھوتہ ضلع گجرات میں ایک قادیانی خاندان رہتا ہے۔ اس خاندان کا ایک نوجوان' جو آنکھوں سے نابینا ہے اور گاؤں والے نابینا ہونے کی وجہ سے اسے حافظ کے نام سے پکارتے ہیں' ایک رات اس نابینا نوجوان کو خواب آیا۔ اس نے دیکھا کہ اس کا دادا آتش جہنم میں بری طرح جل بھن رہا ہے اور بری طرح چلا رہا ہے اور اپنے نابینا پوتے کو کہہ رہا ہے کہ میرے بیٹے یعنی اپنے باپ سے کہو کہ قادیانیت سے تائب ہو کر اسلام قبول کر لو ورنہ تمہارا انجام بھی مجھ سا ہوگا۔ اس نے یہ خواب اپنے والد صاحب کو سنایا۔ اسے یہ خواب مسلسل تین دن تک آتا رہا اور وہ اپنے باپ کو سناتا رہا۔ لیکن باپ کسی معتبر سے تعبیریں پوچھنے کی باتیں کرتا رہا۔ آخر وہ نابینا نوجوان قادیانیت پر لعنت بھیج کر مسلمان ہوگیا ہے اور اب اللہ کے فضل سے اس نے قرآن پاک بھی حفظ کر لیا ہے۔ پہلے جس نوجوان کو لوگ نابینا ہونے کی وجہ سے حافظ کہتے تھے' اب اسے قرآن پاک کا حافظ ہونے کی وجہ سے حافظ کہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ استقامت عنایت فرمائے۔ (آمین)

قبر سانپوں سے بھر گئی ❣ محمد رمضان صاحب گجرات کے رہنے والے ہیں اور آج کل سیالکوٹ میں قیام پذیر ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ سیالکوٹ میں ایک بڑا گستاخ قادیانی رہتا تھا۔ قدرت نے دولت بھی خوب دے رکھی تھی' جس نے اسے انتہائی متکبر بنا رکھا تھا۔ میں اکثر قبروں کی کھدائی کا کام کرتا تھا۔ ایک دن کچھ قادیانی میرے پاس آئے اور مجھے قبر کھودنے کو کہا اور بتایا کہ فلاں قادیانی مر گیا ہے۔ میں نے اس

قادیانی کی قبر کھودی۔ لیکن جب اس گستاخ رسول کو دفنانے لگے تو مجھ سمیت جنازے میں شامل تمام مرزائیوں نے یہ منظر دیکھا کہ اس کی قبر آہستہ آہستہ سانپوں سے بھرنے لگی اور تھوڑی دیر میں سانپ ہی سانپ ہو گئے۔ قادیانیوں نے مجھے دوسری جگہ قبر کھودنے کے لیے کہا۔ میں نے جب دوسری جگہ قبر کھودی تو قبر سے ڈراؤنی آوازیں آنے لگیں اور آگ کی چنگاریاں نکلنے لگیں۔ سب لوگ ڈر کر پیچھے ہٹ گئے۔ آخر اس مردود کو اسی قبر میں دفن کر دیا گیا۔

قادیانیوں کی زندگانی بھی ہے کتنی خراب

دنیا میں پھٹکارا آخرت میں عذاب

قادیانی کی قبر پر آگ کے گولے ❤ ربوہ ضلع خوشاب میں ایک انتہائی گستاخ قادیانی حاجی ولد مونڈا رہتا تھا۔ وہ انتہائی فحش گالیاں بکتا۔ گلی کوچوں میں اسلام اور مسلمانوں کا مذاق اڑاتا۔ اس کی ناپاک زندگی کی صبحیں اور شامیں اسی غلاظت سے اٹی پڑی تھیں۔ یہ اس وقت کی بات ہے جب قادیانیوں کو ابھی آئینی طور پر کافر قرار نہیں دیا گیا تھا اور قادیانی حج پر جا سکتے تھے۔ یہ رذیل بھی مسلمانوں کے ساتھ مکہ مکرمہ چلا گیا۔ وہ وہاں بھی اسلام اور مسلمانوں کا تمسخر اڑاتا۔ جگہ جگہ پر کھسیانی ہنسی ہنستا۔ قہقہے لگاتا اور بکواس کرتا کہ میں تو یہاں صرف سیر کرنے آیا ہوں کیونکہ اب حج تو صرف ربوہ میں ہوتا ہے۔ یہ گستاخ رسول جب مرا تو اسے قادیانیوں کے الگ قبرستان میں دفن کیا گیا۔ سورج غروب ہونے کے بعد جلد ہی رات کا اندھیرا پہلے کی نسبت قدرے گہرا ہونا شروع ہو گیا۔ رات کو اردگرد کی آبادیوں نے یہ خوفناک منظر اپنی آنکھوں سے دیکھا اور وہ چشم دید گواہ آج بھی اس واقعہ کے شاہد ہیں کہ آگ کا ایک بہت بڑا سرخ گولہ عین اس کی قبر کے اوپر آ کر گرا اور غائب ہو گیا۔ پھر پے درپے گولے برسنے لگے تو رات گئے تک یہ سلسلہ جاری رہا۔ اپنی آنکھوں سے اس قادیانی مردود کی قبر پر آگ برستے دیکھ کر بھی قادیانیوں کو کوئی عبرت نہ ہوئی' شاید ان کے دلوں پر

تالے پڑے ہیں۔

موت سے کافی عرصہ قبل قادیانیوں کا دوسرا خلیفہ مرزا بشیر الدین درجنوں بیماریوں کا شکار ہو چکا تھا۔ زنا کاریوں اور شراب نوشی نے دماغ کا انجر پنجر ہلا دیا تھا۔ فالج نے رہی سہی کسر نکال دی تھی۔ اللہ کے عذاب نے اسے کس طرح اپنے جبڑوں میں پھنسایا ہوا تھا' چند مثالیں پیش خدمت ہیں۔

فاتر العقل ❦ جب نام نہاد نماز کا وقت ہوتا تو مرزا بشیر الدین کو لا کر مصلّٰی امامت پہ کھڑا کر دیا جاتا۔ بشیر الدین کبھی ہاتھ باندھ لیتا کبھی چھوڑ دیتا۔ کبھی سجدے کھا جاتا اور کبھی سجدوں پہ سجدے کیے جاتا۔ کبھی رکوع غائب ہو جاتے' کبھی چار کی بجائے دو رکعتیں اور کبھی دو کی بجائے چار رکعتیں پڑھ جاتا۔ وہ منہ میں اول فول بکتا رہتا۔ کوڑھ دماغ قادیانی اس کے پیچھے کھڑے اس کی حرکات دہراتے رہتے۔ لیکن کیا مجال کہ کوئی اس کے سامنے زبان کھول سکے۔

حواس باختہ ❦ مرزا بشیر الدین ایک قادیانی جلسہ سے خطاب کر رہا تھا۔ ایک موقعہ پر وہ کہنے لگا: "جب پاکستان بنا تھا اس وقت میری عمر ۴۹ سال تھی اور آج میری عمر ۱۰۵ سال ہے"۔ باقی سامعین کو تو بولنے کی ہمت نہ ہوئی' صرف ایک شخص اٹھا اور اس نے کہا "مرزا بشیر الدین تیرا معاملہ ختم ہو گیا"۔ یہ کہا اور جلسہ سے چل دیا۔

قبر ❦ جب مرزا بشیر الدین کی حالت زیادہ بگڑ گئی تو اسے ایک کمرے میں بند کر دیا گیا۔ کمرے میں پاخانہ سے فارغ ہونے کے بعد وہ پاخانہ کا کچھ حصہ کھا جاتا اور کچھ حصہ منہ پہ مل لیتا۔ کمرے میں چیختا چلاتا اور ڈراؤنی آوازیں نکالتا۔ کچھ دنوں کے بعد اس نے چیخ چیخ کر کہنا شروع کر دیا کہ مجھے میرے باپ کے پاس قادیان لے کر چلو۔

بڑے قادیانیوں نے اس کے شور سے تنگ آ کر ایک رات جب وہ سو رہا تھا' اس کے کمرے میں مٹی کی ایک ڈھیری بنا دی اور اسے کہا کہ یہ تیرے باپ کی قبر ہے۔ وہ قبر پہ بچھ بچھ جاتا۔ کبھی قبر کی مٹی اپنے سر میں ڈالتا اور کبھی منہ میں ڈالتا۔ آخر ایک دن سر ظفر اللہ کے کہنے پر یہ قبر ہٹا دی گئی۔

پلنگ اب بشیر الدین چلنے پھرنے سے قاصر ہو چکا تھا۔ اٹھنے بیٹھنے کی بھی ہمت نہ تھی۔ وہ نیم جاں لاشے کی طرح چارپائی پر پڑا رہتا لیکن کبھی کبھی وہ اچانک کروٹیں لینا شروع کر دیتا اور دھڑام سے بستر سے نیچے گر جاتا' جس سے اس کو چوٹیں بھی آتیں۔ اسے گرنے سے بچانے کے لیے اس کی چارپائی کے گرد لکڑی کی دیواریں لگا کر اسے جنازے والی چارپائی جیسا بنا دیا گیا۔

ڈاکٹر کا مشورہ بانی ختم نبوت مرزا بشیر الدین کے لاعلاج امراض پر قادیانیوں نے کروڑوں روپے خرچ کیے۔ ہوائی جہاز کے ذریعے بیرون ممالک سے بہترین سے بہترین دوائیں منگوائیں۔ اعلیٰ سے اعلیٰ ڈاکٹروں کو علاج کے لیے بلایا۔ ایک ماہر نفسیات کو جب علاج کے لیے بلایا گیا تو اس نے کہا کہ مریض کے جسم کے علاوہ اس کے خیال میں بھی فالج نفوذ کر چکا ہے' اسی لیے وہ قادیان کو یاد کر کر کے روتا ہے۔ اس کے خیالات کو ہٹانے کے لیے ڈاکٹر نے اس کے لیے نسخہ تجویز کیا کہ مریض ایک گیند لے کر اسے دیوار پر مارے' پھر پکڑے' پھر مارے اور دن میں کئی مرتبہ یہ مشق کرے۔ اس سے اس کے خیالات کا رخ بدل جائے گا لیکن جب ڈاکٹر کو یہ بتایا گیا کہ مریض چلنے پھرنے کے قابل نہیں تو پھر ڈاکٹر نے اس کے متبادل یہ علاج بتایا کہ مریض ربڑ کا گیند اپنے پاؤں کی محراب کے نیچے رکھ کر اسے دن میں کئی مرتبہ گھمائے۔ لیکن مریض یہ مشق کرنے کے بھی قابل نہیں تھا' لہٰذا ڈاکٹر مذکورہ کا علاج چھوڑ دیا گیا۔

خدائی پکڑ ❣ گستاخ رسول مرزا بشیر الدین کے علاج کے لیے بیرون ملک سے ایک بہت بڑے ہومیو پیتھک ڈاکٹر کو بلایا گیا۔ ڈاکٹر نے مرزا بشیر الدین کا تفصیلی معائنہ کیا اور یہ کہہ کر چلا گیا:

"میں بیماری کا علاج تو کر سکتا ہوں لیکن خدائی پکڑ کا علاج نہیں کر سکتا"۔

عبرتناک انجام ❣ انہی لاعلاج اور مہلک بیماریوں کے ہاتھوں سسک سسک کر اور ایڑیاں رگڑ رگڑ کر بشیر الدین جہنم واصل ہو گیا۔ کہتے ہیں کہ آخری وقت میں کتے کی طرح بھونکنے لگا تھا۔ وہ شام کے سات بجے مردار ہوا لیکن اس کی موت کا اعلان رات کے دو بجے کیا گیا۔ موت کا اعلان سات گھنٹے بعد کیوں کیا گیا؟ سات گھنٹے تک یہ خبر قصر خلافت سے باہر کیوں نہ آئی۔ وجہ یہ تھی کہ بشیر الدین کئی مہینوں سے نہایا نہیں تھا۔ ناخن' داڑھی اور سر کے بال کٹوائے نہیں تھے۔ جسم پر غلاظت کی ھپڑیاں جمی ہوئی تھیں۔ قادیانی جب اسے ان امور کے بارے میں کہتے تو وہ انہیں ننگی گالیاں دیتا۔ مرنے کے بعد رگڑ رگڑ کر بشیر الدین کے جسم کو دھویا گیا۔ ناخن کاٹے گئے' سر اور داڑھی کے بالوں کو کاٹ کر آراستہ کیا گیا۔ جسم کی بدبو ختم کرنے کے لیے بہترین خوشبوئیات چھڑکی گئیں۔ چہرے پر پوڈر لگایا گیا۔ ہونٹوں پر ہلکی ہلکی سرخی سجائی گئی۔ اس کے علاوہ منہ پر چمک پیدا کرنے والے کیمیکلز لگائے گئے اور اس کی چارپائی باہر والان میں رکھ دی گئی۔ مرکری کا ایک بلب اس کے سر کی طرف اور دوسرا پاؤں کی طرف روشن کر دیا گیا۔ جب مرکری کے بلب کی چمکیلی شعاعیں اس کے چمکیلے کیمیکلز لگے منہ پر پڑتیں تو اس کا بدبودار منہ چمکتا اور قادیانی شکاری سادہ لوح قادیانیوں سے کہتے کہ دیکھو جی! حضرت صاحب کو کیسا روپ چڑھا ہے۔

مرزا قادیانی کا انجام ❣ قانون قدرت ہے کہ جب کوئی شخص گناہ کے راستہ پر چلتا ہے تو قدرت اس کے راستے میں ایک چھوٹی سی رکاوٹ رکھ دیتی ہے۔ اگر وہ

اسے پھلانگ کر نکل جائے تو پھر اس سے بڑی رکاوٹ رکھ دی جاتی ہے۔ اگر وہ اسے بھی روندتا ہوا نکل جائے تو رکاوٹ اور بڑی کر دی جاتی ہے۔ اگر شاہراہ معصیت کا مسافر قدرت کی رکھی ہوئی چھوٹی بڑی رکاوٹوں کو توڑتا' روندتا نکل جائے تو پھر اسے کھلا چھوڑ دیا جاتا ہے۔ مرزا قادیانی جب جھوٹی نبوت کے لیے دعوے بازی شروع کرتا ہے تو قدرت اس کے راستے میں سینکڑوں رکاوٹیں کھڑی کرتی ہے لیکن وہ کلہ توڑ کر بھاگنے والی بھینس کی طرح شاہراہ کفر و ارتداد پر سرپٹ بھاگتا ہی گیا اور ان ساری رکاوٹوں کو توڑتا ہوا جہنم میں جا گرا۔

مرزا قادیانی کو انتہائی خوفناک ہیضہ ہوا۔ منہ اور مقعد دونوں راستوں سے غلاظت بہنے لگی۔ اتنی ہمت بھی نہ تھی کہ رفع حاجت کے لیے لیٹرین تک جا سکے' اس لیے چارپائی کے پاس ہی غلاظت کے ڈھیر لگ گئے۔ مسلسل پاخانوں اور الٹیوں نے اس قدر نچوڑ کر رکھ دیا کہ اپنی ہی غلاظت پر منہ کے بل گرا اور زندگی کی بازی ہار گیا۔ کائنات میں شاید ہی کسی کو ایسی ہولناک اور عبرتناک موت آئی ہو۔ تدفین تک منہ سے غلاظت بہتی رہی جسے بڑی کوشش کے باوجود بند نہ کیا جا سکا۔ جس تابوت میں مرزے کا جنازہ لاہور سے قادیان گیا' اس تابوت اور تابوت میں پڑے بھوسے (توڑی) کو حکومت نے آگ لگوا کر خاکستر کرا دیا تاکہ اس تابوت سے علاقہ میں کوئی بیماری نہ پھیل جائے۔

حکیم نور الدین کا انجام ❤ سب سے پہلے جس خبیث الفطرت انسان نے مرزا قادیانی کی نبوت کو تسلیم کیا اور اس کے ہاتھ پر بیعت کی' وہ حکیم نور الدین تھا۔ قادیانی جماعت میں مرزا قادیانی کے بعد اس کا مقام ہے۔ مرزا قادیانی کی موت کے بعد وہ مرزا قادیانی کی جھوٹی نبوت کا پہلا خلیفہ کہلایا۔ قادیانی اسے سیدنا حضرت ابوبکر صدیقؓ کے برابر قرار دیتے ہیں (نعوذ باللہ)۔ ساری زندگی سائے کی طرح مرزا قادیانی کے ساتھ رہا اور بناسپتی نبوت کی منصوبہ سازی میں پیش پیش رہا۔ ایک دن گھوڑے پر

سوار کہیں جا رہا تھا کہ گھوڑے نے پیٹھ سے زمین پہ پٹخا جس سے ٹانگ ٹوٹ گئی۔ زخم ٹھیک نہ ہوا اور بگڑ کر گنگرین ہوگئی۔ اسی حالت میں اس کی بیوی کسی کے ساتھ فرار ہوگئی۔ جوان بیٹے کو بشیر الدین نے قتل کرا دیا اور اسی قاتل نے خلافت حاصل کرنے کے لیے اس کی بیٹی سے شادی رچائی۔ مرزا بشیر الدین نے باقی بیٹوں کو دھکے دے کر جماعت سے نکال دیا۔ آخری وقت میں زبان بند ہوگئی اور چہرہ مسخ ہوگیا۔ اسی حالت میں ختم نبوت کا غدار اس جہان فانی سے اپنی بقایا سزا پانے کے لیے اس دار باقی میں پہنچ گیا۔

مولانا لال حسین اخترؒ کی قادیانیت سے توبہ ❦ مولانا لال حسین اخترؒ کالج میں پڑھتے تھے کہ تحریک خلافت چلی۔ کالج کو خیرباد کہہ کر تحریک خلافت میں شامل ہوگئے۔ خلافت کمیٹی بٹالہ کے زیر ہدایت گورداسپور ضلع بھر میں خوب تحریک کا کام کیا۔ بالآخر گورداسپور کی عدالت میں تقریریں کرنے پر مقدمہ چلا۔ ایک سال کی سزا ملی، جو گورداسپور کی جیل میں کاٹی۔ رہا ہوئے تو آریہ سماج اور شدھی کی تحریک کے مقابلہ پر کام کرنے کا عزم کیا۔ مرزائیوں کے ہتھے چڑھ گئے۔ مرزائیوں کی نام نہاد تبلیغ اسلام کے دام تزویر میں پھنس گئے۔ ان کی بیعت کی۔ انجمن کے کالج میں داخل ہوگئے۔ سنسکرت، وید وغیرہ بھی اسی دوران پڑھے۔ سیکرٹری احمدیہ ایسوسی ایشن ایڈیٹر "پیغام صلح" لاہور وغیرہ کے اہم عہدوں پر فائز ہوئے اور آٹھ سال تک لاہور میں مرزائیوں کے مبلغ کی حیثیت سے مرزائی عقائد کی تبلیغ کرتے رہے۔ بالاخر ترک مرزائیت کرنے پر خود لکھتے ہیں: "اللہ رب العزت نے فضل فرمایا۔ 1931ء کے وسط میں چند خواب دیکھے، جن میں مرزا قادیانی کی نہایت گھناؤنی شکل دکھائی دی اور اسے بری حالت میں دیکھا۔ آخرکار ان خوابوں سے متاثر ہو کر فیصلہ کیا کہ خداوند کریم کو حاضر و ناظر سمجھ کر، محبت و عداوت کو چھوڑ کر مرزا قادیانی کی مشہور تصنیفات کا مطالعہ کیا۔ خالی الذہن ہو کر جوں جوں مطالعہ کرتا، مرزا کی صداقت مشتبہ ہوتی گئی۔ یہاں

تک کہ مجھے یقین کامل ہوگیا کہ مرزا قادیانی جھوٹا تھا"۔

ان خوابوں کی تفصیل مولانا عبدالرحیم اشعر کی زبانی سنئے' جو حضرت موصوف کے نامور شاگرد اور رفیق سفر اور مجلس کے مناظر اسلام' میں حضرت مولانا لال حسین اختر استاذی مرحوم فرمایا کرتے تھے کہ ایک دفعہ خواب میں میں نے دیکھا کہ ایک رسی ہے' جس کا ایک سرا میرے ہاتھ میں اور دوسرا مرزا قادیانی کے ہاتھ میں ہے۔ وہ مجھے اپنی طرف کھینچ رہا ہے۔ خواب میں دیکھا کہ ایک بزرگ آئے اور انہوں نے کوئی چیز مار کر درمیان سے رسی کاٹ ڈالی۔ یک دم دھڑام ہوا۔ میں گھبرایا تو بزرگ نے کہا کہ وہ دیکھو مرزا قادیانی جہنم میں جل رہا ہے۔ میں نے دیکھا تو آگ کے الاؤ میں مرزا قادیانی جل رہا تھا اور اس کی شکل خنزیر کی سی تھی۔

دوسری دفعہ خواب میں دیکھا کہ جہنم میں مرزا قادیانی خنزیر کی شکل میں رسیوں سے جکڑا ہوا جل رہا ہے۔ میں ڈر گیا۔ غیب سے آواز آئی کہ یہ شخص مرزا قادیانی اور اس کے ماننے والے سب اسی طرح جلیں گے۔ تم بچ جاؤ۔ چنانچہ یکم جنوری 1932ء کو مرزائیت سے تائب ہو کر اسلام قبول کرنے کا اعلان کر دیا۔

حضرت میاں شیر محمد شرقپوری ؒ کا کشف ❣ حضرت میاں شیر محمد شرقپوریؒ نے ایک دفعہ مراقبہ کیا اور مرزا قادیانی کو قبر میں باؤلے کتے کی شکل میں دیکھا کہ اس کے منہ سے جھاگ نکل رہی ہے اور وہ انتہائی خوفناک آوازیں نکال رہا ہے۔ بڑی پھرتی سے گھوم گھوم کر منہ سے دم پکڑنے کی کوشش کر رہا ہے۔ غصہ میں آکر کبھی اپنی ٹانگوں کو کاٹتا ہے اور کبھی سر زمین پر پٹختا ہے۔ (اللہ تعالیٰ اس لعین کے عذاب میں مزید اضافہ فرمائے۔ آمین)

عبدالکریم قادیانی کا انجام ❣ جسم کا موٹا' قد کا چھوٹا' نیت کا کھوٹا' مرزا قادیانی کے استنجے کا لوٹا۔ ایک آنکھ نہیں تھی' ایک کان نہیں تھا' ایک بازو نہیں تھا'

بے ڈھبے چہرے پر چیچک کے داغ تھے' سر کے ایک طرف کے بال کچھ یوں اڑے ہوئے جیسے جل گئے ہوں' ایک پاؤں کی ہڈی تھوڑی سی ٹیڑھی' نیم وا آنکھیں جنہیں دیکھ کے پتہ بھی نہیں چلتا تھا کہ سو رہا ہے یا جاگ رہا ہے۔ پیٹ اس انداز سے پھولا ہوا جیسے بکرے کو اپھارا ہو جائے۔ اگر یہ نقوش اور خدوخال کسی مصور کو دے دیے جائیں تو جو لاجواب تصویر بنے گی وہ عبد الکریم ہوگا۔ مرزا قادیانی کے عبادت خانے کا امام تھا۔ اس کی شکل اور وجود کو دیکھ کر محسوس ہوتا تھا کہ مرزا قادیانی کے جسم سے نکلنے والی لعنتی شعاعوں کو سب سے زیادہ اس نے اپنے وجود میں جذب کیا ہے۔ سیالکوٹ کا رہنے والا تھا۔ حکیم نور الدین مرتد کی ارتدادی تبلیغ سے مرتد ہوا اور حکیم نور الدین مرتد اس کے ایمان کا قاتل ٹھہرا۔ بڑا جوشیلا مقرر تھا۔ جب زیادہ جوش میں آتا تو منہ سے جھاگ اور تھوک کا سلسلہ شروع ہو جاتا جس سے قریبی سامعین خوب مستفید ہوتے۔ جب زیادہ جوش میں آتا تو اپنے "باقی ماندہ" اعضاء کو یوں حرکت دیتا کہ ابھی اڑ کر سامنے والی دیوار پر جا بیٹھے گا۔ مرزا قادیانی پہ یوں فدا تھا جیسے شیطان مرزے پہ فدا تھا۔ اپنے نام نہاد جمعہ کے خطبہ میں مرزا قادیانی کو اللہ کا نبی اور رسول کہتا اور دجل و فریب کی کالی اور زہریلی زبان سے قرآن و حدیث سے اس کی نبوت ثابت کرنے کی ناپاک جسارت کرتا۔ ایک دن عبد الکریم کے جسم پر ایک پھوڑا نمودار ہوا۔ بڑا علاج معالجہ کرایا گیا لیکن پھوڑا مرزا قادیانی کی زبان کی طرح بڑھتا ہی گیا اور آخر اس کا پورا وجود پھوڑا بن گیا۔ ڈاکٹروں نے چیر پھاڑ کر کے بدن کاٹ کاٹ کے رکھ دیا۔ مرتد عبد الکریم اور مرزا قادیانی ایک ہی مکان میں رہتے تھے۔ اوپر کی منزل پر مرتد عبد الکریم اور نیچے کی منزل میں مرزا قادیانی۔ درد کی شدت سے مرتد عبد الکریم ذبح ہوتے بکرے کی طرح چیخیں مارتا جس سے سارا مکان ہل ہل جاتا۔ اس کا کٹا پھٹا اور چیرا پھاڑا وجود تڑپ تڑپ کر چارپائی سے نیچے گرتا جسے پھر چارپائی پر رکھ دیا جاتا۔ وہ چیخ چیخ کر مرزا قادیانی کو ملنے کے لیے آوازیں دیتا۔ لوگ مرزا قادیانی سے کہتے کہ تم اس سے مل لو' وہ تمہاری یاد میں روتا ہے۔ مکار مرزا جواب دیتا کہ مجھے اس کی

تکلیف کا انتہائی دکھ ہے اور میرا دل اسے ملنے کے لیے تڑپتا ہے لیکن میں اسے نہیں مل سکتا کیونکہ میں ایک کمزور دل کا آدمی ہوں اور مجھ سے اس کی حالت دیکھی نہیں جائے گی۔ درحقیقت مرزا اس سے ملنے صرف اس لیے نہیں جاتا تھا کہ کہیں اس کے قریب جانے سے یہ مہلک بیماری اسے بھی نہ لگ جائے۔ جب مرتد عبدالکریم کی چیخوں کی صدائیں زیادہ ہولناک ہوئیں تو مرزا قادیانی نے اپنا رہائشی کمرہ بدل کر اس کمرے میں رہائش اختیار کرلی جہاں چیخوں کی آواز کم آتی تھی۔ مرتد عبدالکریم مرزا قادیانی کو ملاقات کے لیے پکارتا رہا لیکن مرزا قادیانی اسے ملنے نہ آیا۔ آخر یہی حسرت دل میں لیے وہ تڑپتا تڑپتا جہنم واصل ہوگیا۔ مرزا قادیانی مرے ہوئے عبدالکریم کا چہرہ بھی ڈر کے مارے دیکھنے نہ گیا۔ مرتد عبدالکریم کا جنازہ میدان میں پڑا ہے۔ مرزا قادیانی وہاں آتا ہے۔ مرزے کا ایک مرید کفن سے عبدالکریم کا منہ نکال کر مرزے کو کہتا ہے کہ حضرت صاحب چہرہ دیکھ لیں۔ عیار مرزا قادیانی رونی صورت بنا کر کہتا ہے کہ مجھ سے دیکھا نہیں جاتا۔ آخر جھوٹے نبی کا جھوٹا صحابی' جھوٹی مسجد کا جھوٹا امام' جھوٹے بہشتی مقبرہ میں دفن کر دیا جاتا ہے۔ مرتد عبدالکریم وہ پہلا مردہ تھا جو سب سے پہلے قادیانی بہشتی مقبرہ میں دفن ہوا۔ یعنی قادیانی بہشتی مقبرہ کا "بہترین افتتاح" اس "بہترین مردہ" سے کیا گیا۔

بھگلہ میں مباہلہ اور مرزائیوں کا انجام ❤ آپ مانسہرہ سے اگر بالاکوٹ کی طرف جائیں تو "عطر شیشہ" کے قریب ایک گاؤں بھگلہ نامی ہے جس میں اکثر آبادی سادات کی ہے۔ اس قصبہ میں سب سے پہلے عبدالرحیم شاہ نامی ایک شخص نے مرزائیت قبول کی اور مرزائیت کا مبلغ بن کر مرزائیت کی تشہیر شروع کر دی' لیکن علماء کرام نے ہر دور میں باطل کے خلاف زبان و سنان سے جہاد کیا۔ خدا کی شان ہے اس علاقہ میں علماء حق علماء دیوبند کثیر تعداد میں تھے' خاص کر بھگلہ میں بھی مولانا قاضی عبداللطیف فاضل دیوبند سے اکثر و بیشتر مرزائیوں کا مباحثہ چلتا رہتا تھا۔ شدہ شدہ

معاملہ مباہلے تک پہنچا۔ طے یہ پایا کہ تین تین آدمی دونوں طرف سے لے لیے جائیں۔ مسلمانوں کی جانب سے تین علماء کرام تھے' جو مندرجہ ذیل ہیں:

1 - حضرت مولانا کریم عبداللہ صاحب' فاضل دیوبند' امام مسجد سندھیار۔

2 - حضرت مولانا عبدالجلیل صاحب' فاضل دیوبند' امام مسجد عطر شیشہ۔

3 - حضرت مولانا قاضی عبداللطیف صاحب' فاضل دیوبند' امام مسجد پھگلہ۔

مرزائیوں کی جانب سے (1) عبدالرحیم شاہ۔ (2) غلام حیدر۔ (3) عبدالرحیم عرف بھیم چنے گئے۔

یہ تاریخی مباہلہ 26 فروری 1943ء جمعہ کے دن طے پایا اور اردگرد کے مضافات میں بھی اطلاعات بھیج دی گئیں۔ عوام کا عظیم اجتماع حق و باطل کے اس معرکے کو دیکھنے کے لیے امنڈ آیا اور جگہ بھی ایسی منتخب کی گئی جو کہ علاقہ کا مشہور ترین مزار تھا' جو "غازی بابا" کے نام سے مشہور ہے۔ مباہلہ شروع ہونے سے قبل حضرت مولانا کریم عبداللہ صاحب نے مباہلہ کی حقیقت بیان کی اور غرض و غایت سے عوام کو روشناس کرایا۔ نیز قادیانیت کے بارے میں تفصیل سے روشنی ڈالی کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین مانتے ہیں' جبکہ مرزائی مرزا قادیانی کو نبی مانتے ہیں۔ ہمارا عقیدہ کہ حضرت عیسٰیؑ آسمان پر زندہ ہیں' جبکہ مرزائیوں کا عقیدہ ہے کہ وہ انتقال کر چکے ہیں اور مرزا قادیانی حضرت عیسٰیؑ کی جگہ "مسیح" بن کر آیا ہے۔ ہم اس لیے یہاں جمع ہوئے ہیں کہ سب مل کر عاجزی' زاری اور خلوص سے دعا کریں کہ جس کا عقیدہ غلط ہے اور جو باطل پر ہے' خداوند قدوس اس پر ہلاکت کی صورت میں (ایک سال کے اندر اندر) عذاب نازل کرے اور سخت سزا دے۔

چنانچہ تمام حاضرین نے اپنے سروں کو ننگا کر کے دعا شروع کر دی اور بیس منٹ لگاتار دعا ہوتی رہی اور مجمع سے آمین آمین کی آواز آتی رہی۔ دعا کے درمیان غلام حیدر نامی قادیانی پر غشی کا دورہ پڑا اور بیہوش ہو کر گر پڑا۔ عبدالرحیم شاہ قادیانی نے اس کو ہوش میں لانے کے بعد کھڑا کیا اور حوصلہ دیا۔ ایک دوسرا قادیانی عبدالرحیم'

جو دکاندار تھا اور مباہلہ میں شریک تھا' اسی دعا کے دوران کہنے لگا کہ میں تو دعا کرتا ہوں کہ خداوند قدوس' جو ہم میں جھوٹا ہے' اس کو پاگل کر دے تاکہ دیکھے سچا کون ہے اور جھوٹا کون ہے اور دوسروں کو بھی عبرت ہو۔

راقم الحروف سے حضرت مولانا کریم عبداللہ صاحب مدظلہ نے بیان فرمایا کہ مباہلہ سے قبل میں نے عبدالرحیم شاہ قادیانی سے' جو وہاں مرزائیوں کا سرغنہ تھا' کہا کہ آؤ تم اور میں ایک آسان طریقہ اختیار کرتے ہیں۔ یہ جو چیڑ کے بلند و بالا درخت ہیں' ان درختوں پر چڑھ کر ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑ کر اوپر سے چھلانگ لگاتے ہیں' جو سچا ہو گا وہ بچ جائے گا اور جو جھوٹا ہو گا وہ نیچے گرتے ہی مر جائے گا۔ لیکن عبدالرحیم شاہ قادیانی نے اس بات سے بالکل انکار کر دیا اور کہا کہ نہیں' ہم مباہلہ ہی کریں گے۔

اب سنئے! مباہلہ کرنے والے قادیانی لوگوں کے ساتھ کیا بیتی اور ان کا انجام کیا ہوا۔ عبدالرحیم قادیانی نے دوران مباہلہ خود کہا تھا کہ خدا جھوٹے کو پاگل کر دے۔ ایک ماہ کے بعد وہ پاگل ہو گیا اور اول فول بکنے لگا۔ قریب "جابہ" نامی بستی میں فوج کا کیمپ تھا۔ وہ وہاں بغیر اجازت داخل ہوا اور شور شرابا شروع کر دیا۔ انگریز کمانڈر تھا۔ اس نے عبدالرحیم قادیانی کو پکڑ کر پولیس کے حوالے کر دیا اور کافی دنوں تک جیل میں رہا۔ جب جیل سے رہا ہوا تو خود کہنے لگا کہ میں نے مرزا قادیانی کو سور کی شکل میں دیکھا ہے اور قادیانی عقیدے کو ترک کر کے اسلام قبول کیا۔ غلام حیدر نامی قادیانی کو اس کے بھتیجوں نے ٹھیک ایک مہینہ کے بعد جمعہ کے دن 26 مارچ 1943ء کو بالکل معمولی بات پر جہنم واصل کر دیا۔ غلام حیدر کی کوئی اولاد نہ تھی۔ بھتیجوں کو سیشن کورٹ کے سپرد کر دیا گیا۔ چنانچہ چند مہینے ہی گزرے تھے کہ پولیس نے بغیر کسی سزا اور جرمانہ کے بری کر دیا اور اس کے وہ بھتیجے تاحال زندہ ہیں۔ راقم الحروف نے بالمشافہ ان سے بات بھی کی ہے۔ انہوں نے بھی کچھ بتایا ہے۔ راقم سے حضرت مولانا کریم عبداللہ صاحب مدظلہ نے فرمایا کہ اس سال سے ہم تینوں علماء کے سر میں بھی کبھی درد نہیں ہوا' بلکہ پہلے اگر کوئی تکلیف تھی تو وہ بھی اللہ تعالیٰ نے دور فرما دی۔

تیسرے قادیانی عبدالرحیم شاہ کو 1974ء میں اللہ تعالیٰ نے ایسی مہلک بیماری میں مبتلا کیا کہ اس کے جسم میں کیڑے پڑ گئے اور عام لوگ اس کے کمرہ میں نہ جا سکتے تھے۔ کمرے میں داخل ہونے سے ہی بدبو آتی تھی۔ بالآخر کافی مدت ایسی کیفیت میں رہنے کے بعد عبدالرحیم شاہ اپنے انجام کو پہنچ گیا۔

مباہلین علماء میں سے صرف مولانا کریم عبداللہ صاحب مدظلہ بقید حیات ہیں۔ بقیہ دو حضرات کچھ عرصہ قبل اس دنیا سے تشریف لے جا چکے ہیں۔ میں نے یہ روئیداد مولانا کریم عبداللہ صاحب سے سن کر قلمبند کی ہے۔

(مولانا منظور احمد شاہ آسی - تذکرہ مجاہدین ختم نبوت' ص 307 تا 310)

قادیانیو! اگر تم اپنی روش سے باز نہ آئے تو ایسا ہی عذاب منہ کھولے اور پنجے پھیلائے بڑی بے تابی سے تمہارا انتظار کر رہا ہے ـــــ قبر میں آگ لگنے کا عذاب ـــــ گرزوں کا عذاب ـــــ پیاس کی شدت کا عذاب ـــــ کھولتا پانی پینے کا عذاب ـــــ خون اور پیپ نوش کرنے کا عذاب ـــــ کھال جل جانے کا عذاب ـــــ انتڑیاں کٹ جانے کا عذاب ـــــ دماغ ابل جانے کا عذاب ـــــ سانپ اور بچھوؤں کا عذاب ـــــ لیکن ابھی تمہارے اور عذاب کے درمیان مہلت کی دیوار حائل ہے ـــــ ابھی سانسوں کی ڈور نہیں ٹوٹی ـــــ ابھی زیست کا چراغ نہیں بجھا ـــــ ابھی عزرائیل پیغام موت لے کر نہیں آیا ـــــ لحظہ لحظہ ـــــ لمحہ لمحہ ـــــ گھڑی گھڑی تمہارے ہمدرد اور غمگسار بن کر تمہارے دل و دماغ کے دروازوں پر دستک دیتے ہوئے کہہ رہے ہیں۔

نہ جا اس کے تحمل پہ کہ ہے بے ڈھب گرفت اس کی
ڈر اس کی دیرگیری سے کہ ہے سخت انتقام اس کا